سوال

(419)خون ٹیسٹ کروانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

روزہ دار کے خون کے ٹیسٹ کے بارے میں کیا حکم ہے، کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ٹیسٹ کے لیے خون نکالنے سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ طبیب کو بسا اوقات بیماری کی تشخیص کے لیے مریض سے خون لینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ خون کی بہت تھوڑی سی مقدار ہوتی ہے جو جسم پر سینگی لگوانے کی طرح اثر انداز نہیں ہوتی، لہٰذا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اس سلسلہ میں اصل بات یہ ہے کہ روزہ باقی رہتا ہے، کسی دلیل شرعی کے بغیر ہم اس کو فاسد قرار نہیں دے سکتے اور ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جس سے معلوم ہو کہ خون کی اس طرح کی معمولی مقدار سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ کسی دوسرے ضرورت مند شخص کو لگانے کے لیے روزہ دار کے جسم سے زیادہ مقدار میں خون لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، یعنی اگر کثیر مقدار میں خون لیا جائے جو جسم پر سینگی کی طرح اثر انداز ہو تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، لہٰذا واجب روزے کی صورت میں کسی کو کثیر مقدار میں خون کا عطیہ نہیں دینا چاہیے اِلاَّ یہ کہ جس کو خون کا عطیہ دینا مقصود ہو، وہ خطرناک حالت میں ہو اور اس کے لیے غروب آفتاب کے بعد تک انتظار کرنا ممکن نہ ہو اور اطباء کی رائے میں خون اس کے لیے مفید اور اس کے مرض کے ازالے کے لیے ضروری ہو تو اس حال میں خون کا عطیہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ خون دینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، لہٰذا اسے کھانا پینا چاہیے تاکہ اس کی قوت واپس لوٹ آئے اور اس دن کے روزے کی قضا ادا کرنی اس کے لیے لازم ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل: صفحہ388

[محدث فتویٰ]